© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

فکر و نظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فساد فی الارض تخریب کاری (قرآن کے آئینہ میں)

فساد فی الارض "نوع انسانی" کی سب سے بڑی بدنصیبی بلکہ کائنات کی ہر چیز کی سیاہ بختی کی بات ہے، کیونکہ تخریب اور تخریب کاری انسان کی سیاہ کاری کا نتیجہ ہوتی ہے اور بطور سزا اور قہر الٰہی کے پھلتی پھولتی اور پھیلتی ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا (پارہ ۲۱ - الروم ع ۵)

گو خدا کی زمین میں یہ بگاڑ اور خرابی ایک سزا اور قہر الٰہی ہے، لیکن اس سے غرض بندوں کی مکمل تباہی نہیں ہے بلکہ غرض یہ ہے کہ مزہ چکھ کر شاید لوٹ آئیں اور سیدھی راہ پر پڑ جائیں۔

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (پ ۲۱ - الروم ع ۵)

تخریب کاری اور فساد فی الارض ایک ایسا الزام ہے جسے کوئی بھی شخص قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہے، جو واقعۃً مفسد لوگ ہیں، وہ بھی اپنا الزام دوسروں کے سر دھرتے ہیں، خود اپنی کوتاہی کا اعتراف نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے آپ کو ریفارمر اور مصلح بھی کہتے ہیں۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (پ ۱ - البقرۃ ع ۲)

بلکہ ملک و ملت میں جو لوگ صحیح معنی میں مصلحین اور صالحین ہوتے ہیں، الٹا ان کو بدنام کرنے میں مصروف رہتے ہیں تاکہ دنیا کی توجہ ان اہل فساد کی طرف سے ہٹ جائے۔

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ (الاعراف - ع ۱۵)

یہ "الملأ" قوم کا اونچا طبقہ تھا، جو فرعون کی خصوصی کابینہ سے تعلق رکھتا تھا یعنی بائیں بازو کے لوگ تھے اور تہمت فساد اللہ کے نبی پر لگا رہے تھے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔ اُف

ہم چاہتے ہیں کہ کسی پر اپنی طرف سے فساد اور تخریب کاری کا الزام عائد کرنے کے بجائے، خدا

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کے قرآن سے ایک ایسا آئینہ آپ کو مہیا کیا جائے، جس میں ہر وہ شخص اپنا چہرہ دیکھ سکے جو اپنے آپ کو سمجھنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔

جو لوگ اپنے اختیارات میں اسراف کرتے ہیں اور محض اپنی "انا اور باطنی طاغوت" کی عیاشی کے لیے اختیارات کا لٹھ گھماتے ہیں وہ فسادی ہیں اس لیے حکم ہوتا ہے کہ ان کا کہا نہ مانا کرو۔

وَلَا تُطِيعُوٓا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ۝ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ (پ ۱۹ - الشعراء ع)

جو اہلِ فساد اقتدار و اختیار کے چلو بھر پانی میں گز بھر اکڑ کر چلنے میں مصروف ہیں، دنیا میں چام کے دام جتنے چلانا چاہیں، چلا لیں۔ آخرت میں بہرحال ان کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا (پ ۲۰ - القصص ع)

"وہ آخرت کا گھر ہم صرف ان لوگوں کو دیں گے جو (خدا کی) زمین میں برتری (کے خبط میں) نہیں پڑے ہوئے اور نہ فساد اور تخریب ان کے پیش نظر ہے۔"

ضروری نہیں کہ صرف آخرت ضائع ہو بلکہ ہو سکتا ہے دنیا میں بھی ان کو جوتے پڑیں، جیسا کہ فرعون کے ساتھ معاملہ کیا گیا:۔

وفرعون ذی الاوتاد ۝ الذین طغوا فی البلاد ۝ فاکثروا فیها الفساد ۝ فصب علیهم ربك سوط عذاب (پ ۳۰ - الفجر ع)

(کیا آپ نے نہ دیکھا کہ) میخوں والے فرعون کے ساتھ (کیا معاملہ کیا) یہ سب وہ لوگ تھے جنہوں نے ملکوں میں سر اٹھایا پھر ان میں تخریب کاری کی حد کر دی، تو ان پر آپ کے رب نے عذاب کا کوڑا ڈالا۔

اس کی تفسیر میں علامہ لکھتے ہیں کہ:۔

ان قوموں نے عیش و دولت اور زور و قوت کے نشہ میں مست ہو کر ملکوں میں خوب اودھم مچایا، بڑی بڑی شرارتیں کیں اور ایسا سر اٹھایا، گویا کہ ان کے سروں پہ کوئی حاکم ہی نہیں اور ہمیشہ اسی حال میں ہی رہنا ہے، کبھی اس ظلم و شرارت کا خمیازہ بھگتنا نہیں پڑے گا۔ آخر جب ان کے کفر و تکبر اور جور و ستم کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور مہلت و درگزر کا کوئی موقع باقی نہ رہا، دفعتہً خداوند قہار نے ان پر اپنے عذاب کا کوڑا برسا دیا، ان کی سب قوت اور بڑائی خاک میں مل گئی۔ اور وہ سازو سامان کچھ کام نہ آیا ——— پاکستانیو! سنتے ہو؟

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

قرآن حکیم نے فرعون کی کچھ شرارتوں اور تخریب کاریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ اپنی برتری کے خبط میں مبتلا تھا۔ "لڑاؤ اور حکومت کرو" کے اصول کے مطابق عوام کو تفرقہ بازی کا خوگر بنا دیا تھا، اپنی راہ میں جسے سنگِ گراں تصور کرتا، اس کو ہٹانے کے لیے پوری قوم کے گلے پر چھری پھیرنے سے بھی دریغ نہیں کیا کرتا تھا۔

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ (پ ۲۰۔ القصص ع ۱)

یقین کیجیے! فرعون (خدا کی) زمین پر سرکش ہو گیا اور ملک کے باشندوں کو منتشر کر رکھا تھا۔ جس سے اس کی غرض یہ تھی کہ) ان میں سے ایک گروہ کو کمزور رکھے، ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا، یہ واقعہ ہے کہ وہ اہلِ فساد میں سے تھا۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ فرعون کے کان میں یہ بات پڑ گئی تھی کہ بنی اسرائیل کے ایک جوان کے ہاتھوں اس کی تباہی ہو کر رہے گی، چنانچہ اپنی اصلاحِ حال کے بجائے اس نے یہ طے کر لیا کہ اب اس قوم کے کسی فرزند کو زندہ نہ رہنے دیا جائے۔

جو لوگ اپنے اقتدار کی عمر کی درازی کے لیے اس قسم کے پاپڑ بیلنے میں مصروف رہتے ہیں، عموماً ان کا انجام اور حشر نہایت ہی عبرتناک نکلا ہے۔ مگر افسوس! اس کے باوجود جو بھی آتا ہے، وہ اندھا ہو جاتا ہے، اور وہ ان سے کوئی عبرت حاصل نہیں کرتا۔ اس لیے ان پر جو مصیبت آتی ہے، اچانک آتی ہے اور اسے اٹھا کر یوں پھینک دیتی ہے جیسے روڑوں کا کوئی کوڑا ہو۔

قرآن حکیم اربابِ اقتدار کے اس اندھے پن اور تخریب کاری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ایسے نابکار اور مفسدین کو حکومت مل جائے تو فساد اور ہنگامے ہی برپا رکھیں۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ (پ ۲۶۔ محمد ع ۳)

پھر تم سے بھی یہ توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو فساد فی الارض برپا کرو گے اور اپنی قرابتیں (بھی) قطع کرو گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے، پھر ان کو بہرہ اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔

دنیا کی فراوانی بھی "فساد فی الارض" کی موجب ہوتی ہے کیونکہ اپنی بے قابو خواہشات کی تکمیل کے لیے ان کو تمام ان ہونے کام کرنے پڑ جاتے ہیں۔ سرمایہ اور مسلمانی رنگ؟ بہت کم جمع ہوتے ہیں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

سرمایہ دار عموماً قارونی خدوخال لے کر آتا ہے، خدا ان سے مطالبہ کرتا ہے کہ، اللہ نے جو دیا ہے کھاؤ پیو، لیکن خلقِ خدا کے لیے وبال نہ بنو بلکہ اسے آخرت کے لیے زینہ بناؤ۔

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ (پ ۲۰۔ قصص ع ۸)

جو کچھ تمہیں اللہ نے دیا ہے اس سے آخرت کمالے اور دنیا سے اپنا حصّہ نہ بھول اور (لوگوں کے ساتھ) اچھا معاملہ کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ کیا ہے اور ملک میں خرابی (فسادنہ ڈال، اللہ تعالیٰ تخریب کاروں کو پسند نہیں کرتا۔

اہلِ ثروت عموماً اربابِ اقتدار کے خوشامدی نکلتے ہیں۔ اس لیے تخریب کار اربابِ اقتدار کے ساتھ یہ سرمایہ دار بھی مل جاتے ہیں، پھر وہی کچھ ہوتا ہے جو ملک اور قوم دونوں کے لیے آزار دہ ہوتا ہے۔ سماج دشمن عناصر کی سرپرستی کے لیے یہ سرمایہ دار لوگ ہی بڑے حکمرانوں کو سرمایہ مہیا کیا کرتے ہیں۔ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم میں، نو سرغنے تھے جن کا کام فساد برپا کرنا تھا۔ یہ نو سردار حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دینی تحریک کے خلاف سازشیں کیا کرتے تھے۔

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ۝ قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ۔ (پ ۱۹۔ النمل ع ۴)

شہر میں نو شخص تھے جن کا کام اصلاح نہیں فساد فی الارض تھا، بولے کہ آپس میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاؤ کہ رات کو ہم ان پر اور ان کے گھر میں ضرور جا پڑیں گے اور پھر جو اس کی طرف سے مدعی ہوگا ان سے کہہ دیں گے کہ ہم نے ان کے گھر کی تباہی کا مشاہدہ نہیں کیا اور یقین کیجیے! ہم سچے ہیں۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ خود حضور کے زمانے میں حضور کے خلاف سازش کرنے والے بھی نو سردار ہی تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ سرداری اور اقتدار اللہ کا فضل ہے بشرطیکہ خدا کی غلامی کا طوق بھی گلے میں ہو، ورنہ یقین کیجیے! اس سے بڑھ کر انسان کے لیے اور کوئی فتنہ نہیں ہے۔ دنیا اور آخرت دونوں یا کم از کم ان میں سے ایک کا انجام تو ضرور ہی عبرت آموز ثابت ہوتا ہے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

دینی تحریک کے خلاف سازشیں کرنا بھی فساد فی الارض ہے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلے میں جادوگروں کو لا کھڑا کرنا فرعون کی ایک چال تھی اور جو لوگ اس ڈھب سے چھا جانے کے منصوبے رکھتے ہیں حق تعالیٰ ان سے "عملِ صحیح" کی توفیق بھی چھین لیتا ہے۔ اس لیے اس کے آخر میں فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ (پ۱۱ - یونس ع)

اللہ تعالیٰ مفسدین کے عملوں کو نہیں سنوارتا۔

اصل میں "حق" کو اپنی خواہشات کے مطابق ڈھالنا ایک ایسا "نظامِ تخریب" ہے۔ جس میں آسمان وزمین اور ما فیہا کی خرابی اور بگاڑ مضمر ہے۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ (پ۱۸ - المومنون ع)

اگر حق (یعنی حق تعالیٰ) ان کی خوشی اور منشا کے تابع ہو جائے تو آسمان وزمین اور ما فیہا خراب ہو جائیں۔

یہ تو یوں ہوا جیسے دو خدا، اور اس کا جو انجام ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے یعنی زمین و آسمان کی مکمل تباہی اور بگاڑ۔

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (پ۱۷ - الانبیاء ع)

اربابِ اقتدار کا یہ دستور رہا ہے کہ عوام کو مذہب کے نام پر بھڑکاتے ہیں کہ فلاں شخص تمہارے مذہب کی روح کو کچلنا چاہتا ہے۔ پھر امنِ عامہ کے نام پر ان کے خلاف چکر چلاتے ہیں اور صلحاء اور اتقیاء کو قتل کی دھمکیاں تک دے ڈالتے ہیں۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ (پ۲۴ - المومن ع)

اور فرعون بولا: ہٹ جاؤ! مجھے اسے قتل کرنے دو اور اسے چاہیے کہ اپنے رب کو بلالے (کہ وہ اسے مجھ سے بچا لے) مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تمہارا دین نہ بدل ڈالے یا ملک میں کوئی فساد نہ برپا کر ڈالے۔

ناپ تول میں کمی بیشی کرنا، راہ مارنا، حق سے روکنا اور ٹیڑھی راہوں پر لوگوں کو ڈالنا بھی فساد فی الارض ہے۔

فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ (پ ۸ - الاعراف ع ۱۱)

حق کو نہ ماننا اور وحی پر ایمان نہ لانا بھی "فساد" ہے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۚ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ (پ ۱۱ - یونس ع ۴)

ان میں سے کچھ تو قرآن کا یقین کریں گے اور بعض ان میں سے اس کا یقین نہیں کریں گے۔ اور آپ کا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔

وحی قرآنی پر ایمان نہ لانے کے معنی ہیں کہ وہ اپنی خواہشات، ملکی آئین، جمہوری رائے اور دوسروں کے خیالات کا اتباع کریں گے، ظاہر ہے کہ فساد کی جڑ بھی یہی بے یقینی، کمزوری اور چار سُو رُخ کر کے دوڑنا۔

مفسدین کا اتباع بھی "فساد فی الارض" کے مترادف ہے، کیونکہ اہل فساد جو ہنگامے، بگاڑ اور خرابیاں پیدا کرتے ہیں، وہ اپنے حلقہ بگوشوں کے بل بوتے پر ہی تو کرتے ہیں اس لیے فرمایا ان کا اتباع نہ کیا کریں۔

وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ (پ ۹ - اعراف ع ۱۷)

(حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون سے فرمایا) اور مفسدوں کی راہ پر مت چلنا۔

منکرین حق کی دوستی بھی فساد فی الارض کا ایک عنوان ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ (پ ۱۰ - التوبۃ ع ۱۰)

جو منکرین حق ہیں، وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اگر تم یوں نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ پھیلے گا اور بڑی خرابی ہوگی۔

اور اس کے نتیجے میں عذاب پر عذاب کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ (پ ۱۴ - النحل ع ۱۲)

جو اہل فساد ہیں وہ صالحین کی طرح نہیں ہو سکتے اور نہ ہی دونوں کے ساتھ خدا تعالیٰ ایک جیسا معاملہ کرے گا۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ (پ۲۳۔ ص ع۳)

ظہور نتائج کے وقت منت سماجت کچھ کام نہیں آتی۔

آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ (پ۱۱۔ یونس ع۹)

اب (کہتا ہے کہ میں مان گیا) حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانی کرتا رہا اور مفسدوں میں رہا۔

فساد فی الارض کے بدنتائج سے بچنے کا یہ طریقہ ہے کہ اس سے توبہ کی جائے اور فساد فی الارض کی راہ چھوڑ دی جائے۔

لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (پ۸۔ الاعراف ع۷)

اصلاح کے بعد فساد فی الارض سے باز آجائیں اور اس کو امید و بیم میں پکارتے جائیں نیکوکاروں سے اللہ کی رحمت قریب ہے۔

اس کی راہ میں جہاد کیا جائے کیونکہ اللہ کی یہ سنت ہے کہ روئے زمین کا بگاڑ اسی طرح دور کیا کرتا ہے۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ (پ۲۔ بقرہ ع۳۳)

اگر ایک کو دوسرے سے دفع کرا دینا اللہ کا دستور نہ ہوتا تو زمین خراب ہو جاتی۔

امر بالمعروف کا وطیرہ اختیار کیا جائے، فساد اور مفسدوں نے جو خرابیاں پیدا کر دی ہیں اس کے ذریعے ان کو دور کیا جائے۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ (پ۱۲۔ ہود ع۱۰)

سو کیوں نہ ہوئے، ان جماعتوں میں، جو تم سے پہلے تھیں ایسے لوگ جن میں خیر کا اثر رہا ہو کہ منع کرتے رہتے فساد فی الارض سے مگر تھوڑے سے کہ جن کو ان میں سے ہم نے بچا لیا۔

شرک کی گردن پر توحید کی تلوار کا وار دیکھنے کے لیے خواجہ محمد اسلام کی کتاب

"جنت کا منظر" کا مطالعہ فرمائیں

سائز ۲۲×۱۸/۸ صفحات ۱۰۰ پلاسٹک کور کے ساتھ قیمت -/۲۵ روپے

خواجہ محمد اسلام۔ کھڈیاں خاص۔ ضلع لاہور

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ